السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیافرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ محمدفوت ہوگیااس کی بیوی سکینہ نے عدت پوری ہونے سے قبل ہی بغیر ولی کی اجازت کے دوسری جگہ نکاح کرلیا۔ حالانکہ اس میں اس کا والد اللہ بخش بھی ناراض ہے،اب بتائیں کہ شریعت محمدی کے مطابق یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہوناچاہیئے کہ یہ نکاح ناجائزہے اس میں دوشرطیں ہیں۔

(1)سکینہ کی عدت پوری ہونی چاہیئے۔

(2)ولی یعنی(والد)راضی ہوناچاہیئے جس طرح حدیث میں ہے:

((لانكاح إلابولى))

اوردوسری روایت ہے:

((أيما إمرأة نكحت بغير إذن وليها فنكاحها باطل))أخرجه الاربعة الاالنسائى وصححه ابوعوانه وابن حبان والحاكم

‘‘دونوں شرائط کی عدم موجودگی کی وجہ سے نکاح باطل اورناجائزہوگا۔’’
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ راشدیہ]

صفحہ نمبر448

محدث فتویٰ